حصّہ1

یونین اور اس کا علاقہ

1-(1)انڈیا، یعنی بھارت، ریاستوں کی ایک یونین ہو گا۔ — یونین کا نام اور علاقہ۔

(2)ریاستیں اور ان کے علاقے وہ ہوں گے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(3)بھارت کے علاقہ میں شامل ہوں گے ——

(الف)ریاستوں کے علاقے؛

(ب)یونین علاقے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے؛اور

(ج)ایسے دوسرے علاقے جو حاصل کیے جائیں۔

2-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، جدید ریاستوں کو ایسی قیود و شرائط پر، جو وہ مناسب خیال کرے، یونین میں داخل یا قائم کر سکے گی۔ — جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔

2الف۔حذف۔

3- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ—— — جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں ردّوبدل۔

(الف) کسی ریاست کے علاقہ کو علیحدہ کرکے یا دو یا دو سے زیادہ ریاستوں یا ریاستوں کے حصوں کو ملا کر یا کسی علاقہ کو کسی ریاست کے حصہ سے ملا کر ایک جدید ریاست بنا سکے گی؛

(ب) کسی ریاست کے رقبہ کو بڑھا سکے گی؛

(ج) کسی ریاست کے رقبہ کو گھٹا سکے گی؛

(د) کسی ریاست کی سرحدوں کو بدل سکے گی؛

(ھ) کسی ریاست کے نام کو بدل سکے گی:

بشرطیکہ اس غرض سے کوئی بل پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر اور جب اس بل میں مندرجہ کوئی تجویز ریاستوں میں سے کسی ریاست کے رقبہ، سرحدوں یا نام کو متاثر کرے تو بجز اس کے کہ صدر نے اس بل کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز سے اپنا خیال، اس مدت کے اندر جس کا استصواب میں تعین کیا جائے یا ایسی مزید مدت کے اندر جو صدر منظور کرے، ظاہر کرنے کے لیے رجوع کیا ہو اور ایسی مصرحہ یا منظور شدہ مدت منقضی ہو چکی ہو، پیش نہ ہو گا۔

تشریح 1 -اس دفعہ کے فقرہ جات (الف) تا (ہ) میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل ہے لیکن شرطیہ فقرہ میں ''ریاست''میں یونین علاقہ شامل نہیں ہے۔

تشریح 2-اس اختیار میں جو پارلیمنٹ کو فقرہ (الف) سے عطا کیا گیا ہے کسی ریاست یا یونین علاقہ کے کسی حصہ کو کسی دوسری ریاست یا یونین علاقہ سے ملا کر ایک جدید ریاست یا جدید یونین علاقہ بنانے کا اختیار شامل ہے۔

دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیع ہو گی۔

4-(1) دفعہ 2 یا دفعہ 3 میں محولہ کسی قانون میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہوں گی جو اس قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی ہو سکیں گی (جن میں پارلیمنٹ یا ایسے قانون سے متاثرہ ریاست یا ریاستوں کی مجلس قانون ساز یا مجالس قانون ساز میں نمائندگی کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(2) کسی ایسے قانون کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

حصّہ 2

شہریت

شہریت ، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

5-اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہو گا جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو، اور—

(الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ج) جو ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کرکے بھارت آگئے ہوں۔

6-دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود کسی شخص کا، جس نے اس علاقہ سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے بھارت کے علاقہ میں ترکِ وطن کیا ہے، اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر—

(الف) وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا)، پیدا ہوا تھا؛ اور

(ب)(i) اس صورت میں جب ایسے شخص نے 19 /جولائی ، 1948 سے پہلے اس طرح ترکِ وطن کیا ہو کہ وہ اس کے ترک

وطن کرنے کی تاریخ سے بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو، یا

(ii) ایسی صورت میں جب ایسے شخص نے 19/ جولائی، 1948 کو یا اس کے بعد بھارت میں اس طرح ترک وطن کیا ہے کہ اس کا نام بھارت کی ڈومینین کی حکومت کے اس بارے میں تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار نے اس کی درخواست پر بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کیا ہو جو اس نے اس عہدہ دار کو اس حکومت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل اس غرض سے دے دی ہو:

بشرطیکہ کسی شخص کا نام اس طرح سے درج رجسٹر نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ بھارت کے علاقہ کا اس کی درخواست کی تاریخ سے عین قبل کم سے کم چھ ماہ تک باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنھوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔

7- دفعات 5 اور 6 میں کسی امر کے باوجود کسی ایسے شخص کا بھارت کا شہری ہونا متصور نہ ہو گا جس نے یکم مارچ، 1947 کے بعد بھارت کے علاقہ سے اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، ترکِ وطن کیا ہو:

بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس شخص پر نہ ہو گا جو اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، اس طرح ترک وطن کرنے کے بعد بھارت کے علاقہ میں پھر سے بس جانے یا مستقل واپسی کے لیے کسی قانون کے اختیار سے یا اس کے تحت اجرا کیے ہوئے پرمٹ کے تحت واپس آ گیا ہو اور ہر ایسے شخص کا دفعہ 6 کے فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے 19/ جولائی، 1948 کے بعد بھارت کے علاقہ میں ترک وطن کرنا متصور ہو گا۔

حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔

8- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود، کسی شخص کا جو یا جس کے والدین میں سے کوئی ایک یا جس کے والدین کے ماں باپ میں سے کوئی ایک بھارت میں پیدا ہوا تھا جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا) کی گئی ہے اور جو

بھارت سے باہر کسی ملک کا، جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے، معمولاً باشندہ ہو بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس کا نام اس ملک میں جہاں کا وہ فی الوقت باشندہ ہو بھارت کے سفارتی یا قنصلی نمائندہ نے، اس کی درخواست پر جو اس نے خواہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے یا بعد ایسے سفارتی یا قنصلی نمائندہ کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا حکومت بھارت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس غرض سے دی ہو، بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کرلیا ہو۔

کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔

9- کوئی شخص دفعہ 5 کی رو سے بھارت کا شہری نہ ہو گا اور نہ اس کا دفعہ 6 یا 8 کی رو سے بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرلی ہو۔

حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔

10- ہر وہ شخص، جو اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت بھارت کا شہری ہو یا جس کا شہری ہونا متصور ہو، کسی قانون کی توضیعات کے تابع، جو پارلیمنٹ بنائے، ایسا شہری برقرار رہے گا۔

پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔

11- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی امر سے شہریت حاصل کرنے اور اس کو ختم کرنے اور شہریت سے متعلق تمام دیگر امور کے بارے میں کوئی توضیع کرنے کی بابت پارلیمنٹ کا اختیار کم نہ ہو گا۔

حصّہ 3

بنیادی حقوق

عام

تعریف۔

12-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' میں حکومت بھارت اور پارلیمنٹ اور ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت اور مجلس قانون ساز اور بھارت کے علاقہ کے اندر یا حکومت بھارت کے زیر اختیار جملہ مقامی یا دیگر حکام شامل ہیں۔

بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔

13-(1) وہ سب قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ ہوں، جہاں تک وہ اس حصہ کے متناقض ہوں، ایسے تناقض کی حد تک باطل ہوں گے۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون نہ بنائے گی جو اس حصہ سے عطا کیے ہوئے حقوق کو چھین لے یا ان میں کمی کرے اور کوئی قانون جو اس فقرہ کی خلاف ورزی میں بنایا جائے، خلاف ورزی کی حد تک باطل ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،—

(الف) ''قانون'' میں ہر آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ، دستور العمل، اطلاع نامہ، رواج یا رسم جس کا بھارت کے علاقہ میں قانون کا اثر ہو، شامل ہے؛

(ب) ''نافذ قوانین'' میں آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا کسی دیگر حاکم مجاز کے منظور کیے یا

بنائے ہوئے ایسے قوانین شامل ہیں جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوئے ہوں باوجود اس کے کہ کوئی ایسا قانون یا اس کا کوئی جز اس وقت بالکل یا خاص رقبوں میں نافذالعمل نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس آئین کی کسی ایسی ترمیم پر نہ ہو گا جو دفعہ 368 کے تحت کی گئی ہو۔

حق مساوات

قانون کی نظر میں مساوات۔

14- مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔

15-(1) مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر، —

(الف) دُکانوں، عام ریستوران، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلہ کے لیے؛ یا

(ب) کلی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا خلایق عامہ کے استعمال کے لیے وقف کنووں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمد و رفت کے مقامات کے استعمال کے،

ناقابل نہ ہو گا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا شرط نہ ہو گی۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر اس میں مانع نہ ہو گا کہ مملکت عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص توضیع کرے۔

(4) اس دفعہ یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) کا کوئی امر شہریوں کے سماجی اور تعلیمی حیثیت سے پس ماندہ طبقات یا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کی ترقی کے لیے خصوصی توضیع

کرنے میں مملکت کا مانع نہ ہو گا۔

(5)اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر مملکت کو سماجی اور تعلیمی طور سے پسماندہ شہریوں کے طبقات کی ترقی کے لیے یا درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لئے قانون کے ذریعہ کوئی خصوصی توضیع کئے جانے میں مانع نہیں ہو گا، جہاں تک ایسی خصوصی توضیعات دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں مصرحہ اقلیتی تعلیمی اداروں سے مختلف تعلیمی اداروں میں جن میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی ہیں، چاہے انہیں مملکت سے امداد ملتی ہو یا نہیں، داخلہ سے متعلق ہیں۔

سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔

16-(1)تمام شہریوں کے لیے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل رہے گا۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بودوباش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو نا قابل ہو گا اور نہ اس کے خلاف امتیاز برتا جائے گا۔

(3)اس دفعہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس میں ریاست یا یونین علاقہ کی حکومت یا ان کے اندر کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی قسم یا اقسام کی ملازمت یا کسی عہدے پر تقرر کی بابت ایسی ملازمت یا تقرر کے قبل اس ریاست میں یا یونین علاقہ کے اندر بودوباش کی ضروری شرط مقرر کی جائے۔

(4)اس دفعہ کا کوئی امر تقررات یا عہدوں کو شہریوں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں، مملکت کی رائے میں، کافی نمائندگی نہ ہو، محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیع کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(4الف)اس دفعہ کا کوئی امر ریاست کو ایسی درج فہرست ذاتوں

اور قبیلوں کے حق میں، جن کی نمائندگی مملکت کے خیال میں مملکت کے تحت ملازمتوں میں ناکافی ہے، مملکت کے تحت ملازمتوں میں کسی قسم یا قسموں کے عہدوں پر نتیجی سینیارٹی کے ساتھ ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لیے توضیع کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

(4ب)اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کو کسی سال میں بھری نہ گئی کنھیں ایسی خالی جگہوں کو جو فقرہ (4) یا فقرہ (4الف) کے تحت کئے گئے تحفظ کے لئے کسی توضیع کے مطابق اس سال میں بھری جانے کے لئے محفوظ کی گئی ہیں، آنے والے کسی سال یا سالوں میں بھری جانے کے لئے علیحدہ قسم کی خالی جگہوں کی مانند غور کرنے میں مانع نہیں ہو گا اور ایسی قسم کی خالی جگہوں پر اس سال کی خالی جگہوں کے ساتھ، جس میں وہ بھری جارہی ہیں، اس سال کی خالی جگہوں کی کل تعداد کی بابت پچاس فیصد کی حد کا تعین کرنے کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔

(5)اس دفعہ کے کسی امر کا کوئی اثر ایسے قانون کے نفاذ پر نہ ہو گا جس میں یہ توضیع درج ہو کہ کسی مذہبی یا فرقہ جاتی ادارے کے امور سے متعلق کوئی عہدہ دار یا ایسے ادارے کی مجلس انتظامی کا کوئی رکن کسی خاص مذہب کا پیرو یا کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

چھوت چھات کا خاتمہ۔

17- چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ چھوت چھات کی بنا پر کوئی ناقابلیت عائد کرنا، بموجب قانون، قابل سزا جرم ہو گا۔

خطابات کا خاتمہ۔

18-(1) مملکت کوئی خطاب، جو فوجی یا علمی امتیاز نہ ہو، عطا نہیں کرے گی۔

(2)بھارت کا کوئی شہری کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(3) کوئی شخص جو بھارت کا شہری نہ ہو اس وقت، جب وہ مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز ہو، بغیر صدر کی

منظوری کے کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(4) مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز کوئی شخص کسی مملکت غیر سے یا اس کے تحت کوئی تحفہ، مشاہرہ یا کسی قسم کا عہدہ بغیر صدر کی منظوری کے قبول نہیں کرے گا۔

حق آزادی

آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔

19-(1) تمام شہریوں کو حق حاصل ہو گا——

(الف) تقریر اور اظہار کی آزادی کا؛

(ب) امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا؛

(ج) انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا؛

(د) بھارت کے سارے علاقہ میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے کا؛

(ہ) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا؛

(و) × × × × ×

(ز) کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون کے بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک ایسا قانون مذکورہ ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت ، مملکت کی سلامتی، غیر مملکتوں سے دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا توہین عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کے لیے اکسانے کے تعلق سے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(3) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ذیلی فقرہ مذکور کے عطا کیے ہوئے حق

کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(4) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا یا وہ مملکت کے لیے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(5) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرات (د) اور (ہ) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ان ذیلی فقروں سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا کسی درج فہرست قبیلہ کے مفادات کی حفاظت کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(6) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے اور خاص طور پر اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک کہ وہ —

(i) ان پیشہ ورانہ یا تکنیکی قابلیتوں سے متعلق ہو جو کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کے لیے ضروری ہوں؛ یا

(ii) مملکت یا ایسی کارپوریشن کی جو مملکت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اختیار ہو کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا سروس کے، خواہ شہریوں کی

کلی یا جزوی شرکت کے بغیر یا دیگر طور پر چلانے سے متعلق ہو۔

اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔

20-(1) کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جا سکتی تھی۔

(2) کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

(3) کسی شخص کو، جس پر کسی جرم کا الزام ہو، خود اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔

21- کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقے سے محروم نہ کیا جائے گا۔

تعلیم کا حق۔

21الف۔ مملکت، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر والے سبھی بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم دینے کا ایسے طریقہ میں، جو مملکت قانون کے ذریعہ معیّن کرے، توضیع کرے گی۔

بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔

22-(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اس کو ایسی گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر حوالات میں نہ رکھا جائے گا اور نہ اس کو اپنی پسند کے قانونی پیشہ ور سے صلاح لینے اور پیروی کروانے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اور حوالات میں بند رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹے کی مدت کے اندر، اس مدت کو چھوڑ کر جو مقام گرفتاری سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کرنے کے لیے ضروری ہو، قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

اور کسی ایسے شخص کو کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حوالات میں نہ رکھا جائے گا۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے کسی امر کا اطلاق نہ ہو گا—

(الف) کسی ایسے شخص پر جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو، یا

(ب) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کا حکم ہو، گرفتار یا نظر بند کیا جائے۔

(4) کوئی قانون جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ مدت تک نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ان اشخاص پر مشتمل مشاورتی بورڈ نے، جو کسی عدالت العالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں یا اس کے ججوں کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہوں، تین ماہ کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے رپورٹ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی کافی وجہ ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی شخص کو اس انتہائی مدت سے جو فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (ب) کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے مقرر کی گئی ہو زیادہ نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا؛ یا

(ب) ایسے شخص کو کسی ایسے قانون کی توضیعات کے مطابق نظر بند کیا جائے جس کو پارلیمنٹ نے فقرہ (7) کے ذیلی فقرات (الف) اور (ب) کے تحت بنایا ہو۔

(5) جب کسی شخص کو انسدادی نظر بندی کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم کی مطابقت میں نظر بند کیا جائے تو وہ حاکم، جس نے وہ حکم صادر کیا ہو، جس قدر جلد ہو سکے ایسے شخص کو ان وجوہ کی اطلاع دے گا جن کی بنا پر وہ حکم صادر کیا گیا ہو اور اس کو اس حکم کے خلاف عذرات پیش کرنے کا جلد سے جلد موقع دے گا۔

(6) فقرہ (5) کے کسی امر سے ایسا حکم دینے والے حاکم کے لیے، جس کا اس فقرہ میں حوالہ ہے، ان واقعات کا ظاہر کرنا لازم نہ ہو گا جن کا ظاہر کرنا ایسا حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھے۔

(7) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کر سکے گی —

(الف) وہ حالات جن کے تحت اور وہ صورت یا اقسام صورت جن میں کوئی شخص تین ماہ سے زیادہ مدت تک کسی ایسے قانون کے تحت نظر بند رکھا جا سکے گا جس میں فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے مطابق مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر انسداد نظر بندی کا حکم ہو؛

(ب) وہ انتہائی مدت جس کے لیے کوئی شخص کسی قسم کی صورت یا اقسام کی صورتوں میں ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو، نظر بند رکھا جا سکے گا؛ اور

(ج) وہ ضابطہ جس پر مشاورتی بورڈ فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت کسی تحقیقات میں عمل کرے گا۔

استحصال کے خلاف حق

انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔

23-(1) انسانوں کی تجارت اور بیگار اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف ورزی جرم ہو گی جس کی قانون کے مطابق سزا دی جا سکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کی اغراض عامہ کے لیے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہو گا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بنا پر امتیاز نہ برتے گی۔

بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔

24- چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لیے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اوراس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

25-(1) امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ اوراس حصہ کی دیگر توضیعات کے تابع تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے، اس کی پیروی اوراس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر کسی ایسے موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا اور نہ وہ ایسے قانون کے بنانے میں مملکت کا مانع ہو گا جو—

(الف) کسی معاشی، مالیاتی، سیاسی یا دیگر غیر مذہبی سرگرمی کو، جس کا تعلق مذہبی عمل سے ہو سکتا ہو، منضبط کرے یا اس پر پابندی لگائے؛

(ب) سماجی بہبودی اور سدھار کے لیے یا ہندوؤں کے عوامی نوعیت کے مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کے لیے کھول دینے کے بارے میں توضیع کرے۔

تشریح 1- کرپان باندھنا اور اس کو ساتھ رکھنا سکھ مذہب کے عقیدہ میں شامل ہونا متصور ہو گا۔

تشریح 2- فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) میں ہندوؤں کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں سکھ، جین یا بدھ مذہب کے پیروؤں کا حوالہ شامل ہے اور ہندو مذہبی اداروں کے حوالے کی حسبہٖ تعبیر کی جائے گی۔

مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔

26- امن عامہ، اخلاق عامہ اور صحت عامہ کے تابع ہر ایک مذہبی فرقے یا اس کے کسی طبقے کو حق ہو گا —

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا؛

(ب) اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا؛

(ج) منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا؛ اور

(د) ایسی جائیداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

27- کسی شخص کو ایسے ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی آمدنی کسی خاص مذہب یا مذہبی فرقہ کی ترقی یا اس کو قائم رکھنے کے مصارف ادا کرنے کے لیے صراحتاً تصرف کی جائے۔

کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔

28-(1) کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکلیہ مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔

(2) فقرہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسے تعلیمی ادارہ پر نہیں ہو گا جس کا انتظام مملکت کرتی ہو لیکن جو کسی ایسے وقف یا ٹرسٹ کے تحت قائم کیا گیا ہو جو ایسے ادارہ میں مذہبی تعلیم دینا لازم قرار دے۔

(3) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو، جو مملکت کا تسلیم شدہ ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، لازم نہ ہو گا کہ کسی ایسی مذہبی تعلیم میں حصہ لے جو ایسے ادارے میں دی جائے یا ایسی مذہبی عبادت میں شریک ہو جو ایسے ادارہ میں اس سے ملحقہ عمارت و اراضی میں کی جائے بجز اس کے کہ ایسے شخص نے یا اگر وہ نابالغ ہو تو اس کے ولی نے اس کے لیے اپنی رضامندی دی ہو۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

29-(1) بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہو گا۔

اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔

(2) کسی شہری کو ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کو مملکت چلاتی ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، داخلہ دینے سے محض مذہب، نسل، ذات، زبان یا ان میں سے کسی کی بنا پر انکار نہیں کیا جائے گا۔

30-(1) تمام اقلیتوں کو، خواہ وہ مذہب کی بنا پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔

اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔

(1الف) فقرہ (1) میں محولہ کسی اقلیت کے قائم کردہ اور زیر انتظام کسی تعلیمی ادارے کی کسی جائیداد کے لازمی حصول کی نسبت کوئی قانون بناتے وقت مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ایسی جائیداد کے حصول کے لیے ایسے قانون کی رو سے مقررہ یا اس کے تحت تعین شدہ رقم ایسی ہو جس سے اس ضمن کے تحت ایسا حق، جس کی ضمانت دی گئی ہے، محدود یا ساقط نہ ہو جائے۔

(2) مملکت تعلیمی اداروں کو امداد عطا کرنے میں کسی تعلیمی ادارے کے خلاف اس بنا پر امتیاز نہ برتے گی کہ وہ کسی اقلیت کے زیر انتظام ہے خواہ وہ اقلیت مذہب کی بنا پر ہو یا زبان کی۔

31-(حذف) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (20.6.1979) سے۔

بعض قوانین کا تحفظ

ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔

31الف۔ (1) دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود کسی قانون کا جس میں—

(الف) مملکت کی املاک یا اس میں کوئی حقوق حاصل کرنے یا ایسے حقوق کو زائل یا ان میں ردوبدل کرنے، یا

(ب) مفاد عامہ میں یا جائیداد کا معقول انتظام کرنے کے لیے ایک محدود مدت کے لیے کسی جائیداد کے انتظام کو مملکت کے اپنے ہاتھ میں لینے، یا

(ج) دو یا زیادہ کارپوریشنوں کا مفاد عامہ میں یا ان کارپوریشنوں میں سے کسی کا معقول انتظام کرنے کی غرض سے انضمام کرنے، یا

(د) کارپوریشنوں کے انتظامی کارندوں، معتمدین اور خزانچیوں، انتظامی نظم یا منتظمین کے حقوق کو یا ان کے حصہ داروں کے حقوق

رائے دہی زائل کرنے یاان میں ردوبدل کرنے، یا

(ہ) کسی ایسے اقرار نامہ، پٹہ یالائسنس کی رو سے ان حقوق کو زائل یاان میں ردوبدل کرنے، جو کوئی معدنی شے یامعدنی تیل تلاش کرنے یاحاصل کرنے کی غرض سے کسی اقرار نامہ، پٹہ یالائسنس کی روسے پیدا ہوئے ہوں، یا کسی اقرار نامہ یالائسنس کو قبل از وقت ختم کرنے یارد کرنے کی توضیع ہو،

اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یااس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون ہو تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری مل گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی قانون میں کسی مملکت کی جانب سے املاک کے جبریہ حاصل کرنے کی بابت توضیع ہو اور جہاں اس میں شامل کوئی اراضی کسی شخص کی ذاتی کاشت میں زیر قبضہ ہو تو مملکت کے لیے یہ جائز نہ ہو گا کہ اس شخص سے کسی نافذ الوقت قانون کے تحت اطلاق شدنی انتہائی حد کے اندر ایسی اراضی کے کسی جز یااس پر استادہ یااس سے ملحقہ کسی عمارت یاتعمیر کو حاصل کرے بجز اس کے کہ ایسی اراضی، عمارت یاتعمیر کے حاصل کرنے کے متعلق قانون میں اس شرح سے معاوضہ دینے کی توضیع ہو جو اس کی بازاری مالیت سے کم نہ ہو۔

(2) اس دفعہ میں —

(الف) اصطلاح ''املاک'' سے کسی مقامی رقبہ کے تعلق سے وہی معنی ہیں جو اس اصطلاح کے یااس کے مساوی مقامی اصطلاح کے اس رقبہ میں نافذ شرائط لگانداری اراضی سے متعلق موجودہ قانون میں

ہیں اور اس میں حسبِ ذیل بھی شامل ہوں گے---

(i) کوئی جا گیر، انعام یا معافی یا اس قسم کا دیگر عطیہ اور تامل ناڈو اور کیرالا کی ریاستوں میں کوئی حق جنمم،

(ii) رعیت داری بندوبست کے تحت زیرِ قبضہ کوئی اراضی،

(iii) زراعت یا اس کی ضمنی اغراض کے لیے زیرِ قبضہ یا لگان پر دی ہوئی کوئی اراضی جس میں اراضی کے کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور دیہی اہل حرفہ کے زیرِ دخل افتادہ اراضی، صحرا، چراہ گاہ یا عمارتوں کی تعمیر کے لیے کھلی زمین اور دیگر تعمیرات داخل ہیں؛

(ب) املاک کے تعلق سے اصطلاح ''حقوق'' سے وہ حقوق مراد ہیں جو مالک، شکمی دار مالک، ذیلی مالک، لگاندار، رعیت یا ذیلی رعیت یا دیگر درمیانی اشخاص میں مرکوز ہوں اور مال گزاری اراضی سے متعلق حقوق یا مراعات ان میں شامل ہوں گی۔

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔

31ب- دفعہ 31الف میں مندرجہ توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، نویں فہرست بند میں مندرجہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے کسی ایکٹ اور دستور العمل کا اور ان کی توضیعات میں سے کسی توضیع کا اس بنا پر کہ ایسا ایکٹ، دستور العمل یا توضیع اس حصہ کی توضیعات سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے، باطل ہونا یا کبھی بھی باطل ہونا متصور نہ ہو گا اور اس کے مغائر کسی عدالت یا ٹریبونل کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے باوجود مذکورہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے ہر ایک ایکٹ اور دستور العمل کسی بااختیار مجلس قانون ساز کے ان کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے اختیار کے تابع نافذ رہے گا۔

بعض ہدایتی اصولوں کو رُو بہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔

31ج- دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، کسی قانون کا جو حصہ 4 میں قلم بند جملہ یا کسی اصول کو حاصل کرنے سے متعلق ریاست کی حکمت عملی کو روبہ عمل لائے، اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ

ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے متناقض ہے یا ان کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالہ ریاست (1973) تکمیل ایس۔ سی۔ آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔☆ **اور کسی ایسے قانون پر جس میں یہ قرار دیا جائے کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل لانے کے لیے ہے، اس بنا پر، کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل نہیں لاتا:**

بشر طیکہ جب ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز بنائے تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ ایسے قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل ہوئی ہو۔

31د--(حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

آئینی چارہ کار کا حق

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔

32-(1) اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مناسب کارروائی کے ذریعہ سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے حق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

(2) سپریم کورٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے ہدایات یا احکام یا رٹ، جن میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور رٹ مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں، ان میں جو بھی مناسب ہو، اجرا کرے۔

☆ سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالا ریاست (1973) تکمیلی ایس۔ سی۔ آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔

(3) سپریم کورٹ کے فقرات (1) و (2) کے ذریعہ عطا کیے ہوئے اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی دوسری عدالت کو اپنے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ان جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو، جو سپریم کورٹ فقرہ (2) کے تحت استعمال کر سکتی ہے، استعمال کرنے کا اختیار دے سکے گی۔

(4) بجز اس کے کہ آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، اس حق کو، جس کی اس دفعہ میں ضمانت دی گئی ہے، معطل نہیں کیا جائے گا۔

32الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت رد وبدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

33- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کر سکے گی کہ اس حصہ کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کس حق کی بابت ——

(الف) مسلح افواج کے ارا کین؛ یا

(ب) ان افواج کے ارا کین جن پر امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے؛ یا

(ج) سراغ رسانی یا جوابی سراغ رسانی کے مقاصد کے لیے مملکت کے قائم کردہ کسی بیورو یا دیگر تنظیم میں ملازم اشخاص؛ یا

(د) فقرہ جات (الف) تا (ج) میں محولہ کسی فوج، بیورو یا تنظیم کے مقاصد کے لیے قائم کیے ہوئے مواصلاتی نظام میں یا اس سے متعلق ملازم اشخاص،

پر اطلاق کرنے میں کس حد تک پابندی لگائی جائے یا اس کو ساقط کیا جائے تا کہ ان کے فرائض کی مناسب انجام دہی اور ان میں نظم وضبط کے قائم رہنے کا یقین ہو جائے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔

34- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی شخص کو جو یونین یا کسی ریاست کی ملازمت میں ہو یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل کے متعلق جو اس نے بھارت کے علاقہ کے کسی رقبہ میں، جہاں مارشل لا نافذ تھا،

امن قائم رکھنے یا بحال کرنے کے سلسلہ میں کیا ہو، ذمہ داری سے بری کر سکے گی یا ایسے رقبہ میں مارشل لا کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم، سزا، عائد کی ہوئی سزا، ضبطی کے لیے دیے ہوئے حکم یا کیے ہوئے دیگر فعل کو جائز قرار دے سکے گی۔

اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔

35-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کو —

(i) ان امور میں سے کسی کے متعلق جن کی دفعہ 16 کے فقرہ (3)، دفعہ 32 کے فقرہ (3)، دفعہ 33 اور دفعہ 34 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ توضیع کی جا سکے؛

(ii) ان افعال کی سزا مقرر کرنے کے لیے جو اس حصہ کے تحت جرائم قرار دیے جائیں،

قانون بنانے کا اختیار ہو گا اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار نہ ہو گا اور پارلیمنٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، ذیلی فقرہ (2) میں متذکرہ افعال کی بابت سزا مقرر کرنے کے لیے قوانین بنائے گی۔

(ب) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ کوئی قانون جو فقرہ (الف) کے ذیلی فقرہ (i) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ہو یا جس میں اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ii) کے متذکرہ کسی فعل کی بابت سزا کی توضیع ہو ایسی قیود اور ایسی تطبیق اور ردوبدل کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کیے جائیں، پارلیمنٹ کے اس کو تبدیل یا منسوخ یا اس میں ترمیم کرنے تک نافذ رہے گا۔

تشریح۔اس دفعہ میں اصطلاح ''نافذ قانون'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دفعہ 372 میں ہیں۔

حصہ 4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

تعریف۔

36-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' کے وہی معنی ہیں جو حصہ 3 میں ہیں۔

اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔

37-اس حصہ میں مندرجہ توضیعات کو کوئی عدالت نافذ نہ کر سکے گی لیکن اس کے باوجود وہ اصول جو اس میں قلمبند کیے گئے ہیں، ملک کی حکمرانی کے لیے بنیادی ہیں اور مملکت کا فرض ہو گا کہ قوانین بنانے میں ان اصولوں کا اطلاق کرے۔

مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔

38-(1) مملکت، ایسے سماجی نظام کو، جس میں قومی زندگی کے سب ادارے سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف سے بہرہ ور ہوں، جہاں تک اس سے ہو سکے، مکمل طور پر قائم اور محفوظ کر کے لوگوں کی بہبودی کو فروغ دینے میں کوشاں رہے گی۔

(2) مملکت، خصوصی طور پر نہ صرف افراد کے مابین بلکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے یا مختلف پیشوں میں کام کرنے والے اشخاص کے مابین آمدنی میں عدم توازن کم کرنے کی کوشش کرے گی نیز حیثیت، سہولتوں اور مواقع میں عدم توازن ختم کرنے کا اقدام کرے گی۔

حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔

39- مملکت، اپنی حکمت عملی کو خاص طور سے اس امر کے اطمینان کے لیے عمل میں لائے گی کہ —

(الف) مرد اور عورت سب شہریوں کو مساوی طور پر معقول

ذرائع معاش کا حق حاصل ہو؛

(ب) قوم کے مادّی وسائل کی ملکیت اور ان پر نگرانی کی اس طرح تقسیم ہو جس سے حتی المقدور عام بھلائی مقصود ہو؛

(ج) معاشی نظام اس طرح نہ چلایا جائے جس سے دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو کر عوام کے لیے مضرت رساں ہوں؛

(د) عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے مساوی کام کے لیے مساوی یافت ہو؛

(ہ) کام گر مردوں اور عورتوں کی صحت، طاقت اور بچوں کی کم سنی سے بے جا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور شہری، معاشی ضرورت سے ایسے حرفے میں جانے پر مجبور نہ ہوں جو ان کی عمر یا طاقت کے لیے نامناسب ہوں؛

(و) بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزاد وپر وقار ماحول میں پڑھنے کے مواقع اور سہولتیں فراہم کی جائیں اور بچپن اور جوانی میں استحصال اور اخلاقی و مادّی بے اعتنائی سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔

39الف۔ مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قانونی نظام پر ایسے عملدر آمد ہو جس سے مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے انصاف کا فروغ ہو اور بالخصوص مناسب قانون سازی سے یا اسکیمیں مرتب کر کے یا کسی دیگر طریقے سے مفت قانونی امداد اس طرح فراہم کی جائے جس سے اس امر کا تیقن ہو کہ معاشی یا دیگر نااہلیتوں کی بنا پر کسی شہری کو انصاف حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تنظیم۔

40- مملکت، گرام پنچایتوں کو منظّم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کرے گی اور ان کو ایسے اختیارات واقتدار دے گی جو حکومت خود اختیاری کی اکائیوں کی حیثیت سے کار منصبی انجام دینے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔

41 - مملکت اپنی معاشی گنجائش وترقی کی حدود میں، کام پانے، تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لیے موثر توضیع کرے گی۔

کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔

42 - مملکت، کام کرنے کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات نیز امداد زچہ کی نسبت ضمانت دینے کے لیے توضیع کرے گی۔

کام گروں کے لیے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔

43 - مملکت مناسب قانون سازی یا معاشی تنظیم کے ذریعے یا کسی دوسرے طریقہ سے، زرعی، صنعتی یا کوئی دوسرا کام کرنے والے سب کام گروں کے لیے کام اور قابل گزارہ اجرت دلانے اور کام کے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے گی جن سے بہتر معیار زندگی اور فرصت اور سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے ساز گار حالات سے پورا پورا استفادہ کرنے کی ضمانت ہو اور خاص طور سے مملکت گھریلو صنعتوں کو دیہی رقبوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنا پر ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

صنعتوں کے انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔

43الف۔ مملکت مناسب قانون سازی کے ذریعے یا کسی دیگر طریقے سے، ایسے اقدامات کرے گی جن سے کسی صنعت سے وابستہ کاروباری اداروں، کارخانوں، یا دیگر تنظیموں کے انتظامیہ میں کام کرنے والے اشخاص کے اشتراک کی ضمانت ہو۔

شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔

44- مملکت یہ کوشش کرے گی کی بھارت کے پورے علاقہ میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو۔

45- مملکت، سبھی بچوں کے لیے چھ سال کی عمر پوری کرنے تک شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم دینے کے لئے توضیع کرنے کی کوشش کرے گی۔

چھ سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔

46- مملکت خاص توجہ کے ساتھ عوام کے زیادہ کمزور طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔

47- مملکت، اپنے لوگوں کی غذائیت کی سطح اور معیار زندگی کو بلند کرنا اور صحت عامہ کو ترقی دینا اپنے اولین فرائض میں شمار کرے گی اور خاص طور سے مملکت اس امر کی کوشش کرے گی کہ طبی اغراض کے سوانشہ آور مشروبات اور مضر صحت مفرد ادویہ کے استعمال کی ممانعت کرے۔

غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔

48- مملکت، زراعت اور افزائش حیوانات کی جدید اور سائنسی طریقوں پر تنظیم کرنیکی کوشش کرے گی اور خاص طور سے گائیوں اور بچھڑوں اور دیگر دودھ دینے والے اور باربردار مویشیوں کی نسل کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے اور ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔

زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔

48الف۔ مملکت کی یہ کوشش ہوگی کی ماحول کو ساز گار بنائے رکھے اور اس میں سدھار لائے نیز ملک کے جنگلات اور اس کے جنگلی جانوروں کا تحفظ کرے۔

ماحول کو ساز گار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔

49- مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فن کارانہ تاریخی دلچسپی کی ہر ایسی یادگار یا مقام یا شے کو جسے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کی ہونا قرار دے، خراب ہونے، شکل بگڑنے، تلف ہونے، ہٹائے جانے، منتقل کیے جانے یا برآمد ہونے سے، جیسی

قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔

کہ صورت ہو، بچائے۔

عدلیہ کی عاملہ سے علاحد گی۔

50- مملکت اپنی سرکاری ملازمتوں میں عدلیہ کو عاملہ سے علاحدہ کرنے لیے اقدامات کرے گی۔

بین الاقوامی امن وسلامتی کا فروغ۔

51- مملکت کی کوشش ہو گی کہ وہ —

(الف) بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دے؛

(ب) قوموں کے درمیان منصفانہ اور باعزت تعلقات قائم رکھے؛

(ج) منظّم اقوام کے باہمی معاملات میں بین الاقوامی قانون اور عہد نامہ کے وجوب کے احترام کو بڑھائے اور قائم رکھے؛ اور

(د) بین الاقوامی تنازعات کو ثالثی کے ذریعے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔

حصہ4الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض۔

51الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلی، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے بر قرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیق واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تا کہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر والے اپنے بچوں یا وارڈ، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

حصّہ 5

یونین

باب1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

بھارت کا صدر۔

52-بھارت کا ایک صدر ہو گا۔

یونین کا عاملانہ اختیار۔

53-(1)یونین کا عاملانہ اختیار صدر میں مر کوز ہو گا اور وہ اس کو اس آئین کے مطابق بلاواسطہ یا اپنے ماتحت عہدہ داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2)متذکرہ بالا توضیع کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، یونین کی دفاعی افواج کی اعلیٰ کمان صدر میں مرکوز ہو گی اور اس کا استعمال قانون کے ذریعہ منضبط ہو گا۔

(3)اس دفعہ میں —

(الف) کسی امر کا ایسے کارہائے منصبی کو، جو کسی موجودہ قانون سے کسی ریاست کی حکومت یا دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہیں، صدر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے صدر کے سوا دوسرے حکام کو کارِ منصبی عطا کرے۔

صدر کا انتخاب۔

54-صدر کا انتخاب ایسی انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے جو مشتمل ہو گی —

(الف)پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان پر؛

(ب) ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب ارکان پر۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 55 میں ''ریاست'' میں دہلی قومی راجدھانی علاقہ اور پڈوچیری یونین علاقہ شامل ہے۔

صدر کے انتخاب کا طریقہ۔

55-(1) جہاں تک عملاً ممکن ہو، صدر کے انتخاب میں مختلف ریاستوں کی نمائندگی کی شرح کے تناسب میں یکسانیت ہوگی۔

(2) ریاستوں کے مابین ایسی یکسانیت نیز بہ حیثیت مجموعی ریاستوں اور یونین میں برابری قائم رکھنے کے لیے اتنے ووٹوں کی تعداد کا تعین، جو پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا ہر منتخب رکن ایسے انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہے، حسب ذیل طریقہ سے کیا جائے گا —

(الف) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جتنے ایک ہزار کے حاصل ضرب اس خارج قسمت میں ہوں جو اس ریاست کی آبادی کو قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں؛

(ب) اگر ایک ہزار کے مذکورہ حاصلات ضرب منہا کرنے کے بعد بقایا پانچ سو سے کم نہ ہو تو ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ ہر شخص کے ووٹ میں ایک ووٹ کا مزید اضافہ کیا جائے گا؛

(ج) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جو ذیلی فقرات (الف) و (ب) کے تحت ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو دیے ہوئے کل ووٹوں کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں جن سے ایسے کسرات جو نصف سے زائد ہوں ایک شمار ہوں گے اور باقی کسرات نظرانداز کیے جائیں گے۔

(3) صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق ہوگا اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہوگی۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے ایسی آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری کے وقت کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں، 1971 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

صدر کے عہدے کی مدت۔

56-(1) صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہے گا—

بشرطیکہ —

(الف) صدر، نائب صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر دفعہ 61 میں وضع کیے گئے طریقہ سے اتہام بد نظمی کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا؛

(ج) صدر، اپنی مدت منقضی ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر برقرار رہے گا۔

(2) فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے فقرہ (الف) کے تحت نائب صدر کو موسومہ کوئی استعفیٰ نائب صدر، فوراً لوک سبھا کے اسپیکر کو بھیجے گا۔

دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔

57- کوئی شخص جو بحیثیت صدر عہدے پر ہو یا رہا ہو، اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع اس عہدے پر دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہو گا۔

بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔

58-(1) کوئی شخص بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ—

(الف) بھارت کا شہری ہو،

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو، اور

(ج) لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت

رکھتا ہو۔

(2) کوئی شخص بحیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو۔

تشریح۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے، کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہونا محض اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین کا صدر، نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔

59-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن صدر منتخب ہو جائے تو اس کا بہ حیثیت صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہوگا۔

(2) صدر کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہوگا۔

(3) صدر، بغیر کرایہ دیے ہوئے اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہوگا اور ایسے مشاہرہ، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ان کی بابت اس طور سے توضیع ہونے تک وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(4) صدر کے مشاہرہ اور الاؤنس اس کے عہدے کی مدت کے دوران کم نہ کیے جائیں گے۔

صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

60-ہر صدر اور ہر وہ شخص جو صدر کی حیثیت سے کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے بھارت کے اعلیٰ جج یا اس کی غیر حاضری میں سپریم کورٹ کے ایسے سب سے سینئر جج کے روبرو، جو حاضر ہو، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا

یا اقرار صالح کرے گا اور دستخط کرے گا، یعنی ۔

''میں الف...... ب...... خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے صدر کے عہدے کے فرائض (یا صدر کے کارہائے منصبی) کو وفا داری کے ساتھ انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو بر قرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت ومدافعت کروں گا اور بھارت کے لوگوں کی خدمت اور فلاح وبہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا''۔

صدر پر اتہام بد نظمی کا طریقہ۔

61-(1) جب آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر صدر پر اتہام بد نظمی لگانا ہو تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کوئی ایوان اتہام لگائے گا۔

(2) کوئی ایسا اتہام نہیں لگایا جائے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ایسا اتہام لگانے کی تجویز ایک ایسی قرار داد میں درج ہو جس کو اس ایوان کے کل ارکان کی تعداد کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان کے دستخط سے اس قرار داد کو پیش کرنے کے اپنے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دینے کے بعد پیش کیا گیا ہو؛ اور

(ب) ایسی قرار داد اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہوئی ہو۔

(3) جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان نے ایسا اتہام لگایا ہو تو دوسرا ایوان اس اتہام کی تفتیش کرے گا یا کروائے گا اور صدر کو ایسی تفتیش میں حاضر رہنے اور اپنی نمائندگی کرانے کا حق ہو گا۔

(4) اگر اس تفتیش کے نتیجہ میں اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے، جس نے اتہام کی تفتیش کی تھی یا کروائی تھی، قرار داد منظور ہو جس میں یہ قرار دیا جائے کہ صدر

کے خلاف لگایا ہوا اتہام ثابت ہو چکا ہے تو ایسی قرار داد، اس کے اس طرح منظور ہونے کی تاریخ سے صدر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرانے کا اثر رکھے گی۔

صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

62-(1) صدر کے عہدہ کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے جو انتخاب اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے ہو گا اس کی تکمیل اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کر لی جائے گی۔

(2) جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے تو اس کو پُر کرنے کے لیے انتخاب جگہ خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، اور ہر حالت میں جگہ خالی ہونے سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے سے پہلے ہو گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو گا وہ دفعہ 56 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

بھارت کا نائب صدر۔

63- بھارت کا ایک نائب صدر ہو گا۔

نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

64- نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا اور کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا:

بشر طیکہ اس عرصہ کے دوران جب نائب صدر دفعہ 65 کے تحت بہ حیثیت صدر کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، وہ راجیہ سبھا کے میر مجلس کے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے گا اور نہ دفعہ 97 کے تحت راجیہ سبھا کے میر مجلس کو واجب الادا کسی یافت یا الاؤنس کا مستحق ہو گا۔

صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا

65-(1) صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ، علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جانے کی صورت میں نائب صدر، اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے اس باب کی توضیعات کے بموجب منتخب کیے ہوئے نئے صدر کے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ تک، بہ حیثیت

صدر کام کرے گا۔

یااس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

(2) جب صدر غیر حاضری، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تواس کے عہدہ پر رجوع ہونے کی تاریخ تک اس کے کارہائے منصبی نائب صدر انجام دے گا۔

(3) نائب صدر کو اس دوران میں اور اس مدت کی بابت جب تک وہ اس طرح صدر کی حیثیت سے کام کرے یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے، صدر کے تمام اختیارات اور تحفظات حاصل رہیں گے اور وہ ان مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں ایسی توضیع ہونے تک ایسے مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

نائب صدر کا انتخاب۔

66-(1) نائب صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بہ ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ایک انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

(2) نائب صدر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا کوئی رکن نائب صدر منتخب ہو تو اس کا اس ایوان میں اپنی نشست، نائب صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(3) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ —

(الف) بھارت کا شہری ہو؛

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(4) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر محض اس وجہ سے فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین کا صدر یا نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

نائب صدر کے عہدے کی مدت۔

67-نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) نائب صدر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) نائب صدر اس کے عہدے سے راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ علاحدہ کیا جاسکے گا جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل اراکین کی اکثریت سے منظور ہو اور جس سے لوک سبھا نے اتفاق کیا ہو لیکن اس فقرہ کی اغراض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہو گی بجز اس کے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دی گئی ہو؛

(ج) نائب صدر اپنی مدت منقضی ہوجانے کی باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

نائب صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے

68-(1) اس انتخاب کو، جو نائب صدر کے عہدے کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے خالی جگہ پُر کرنے کے لیے ہو، اس مدت

کے منقضی ہو جانے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

(2) نائب صدر کے ایسے عہدے کو جو اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے، پُر کرنے کے لیے انتخاب، جگہ کے خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کیا جائے گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو وہ دفعہ 67 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

69- ہر نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی —

''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں / اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر، جو قانون کے بموجب طے پایا ہے، اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور وفاداری سے وہ فرائض انجام دوں گا جن سے میں عہدہ بر آ ہونے جا رہا ہوں''۔

دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔

70- کسی ایسی اتفاقی حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع نہیں ہے، پارلیمنٹ صدر کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔

صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔

71-(1) صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام شکوک اور تنازعات کی چھان بین سپریم کورٹ کرے گی اور ان پر فیصلہ صادر کرے گی جو کہ حتمی ہو گا۔

(2) اگر سپریم کورٹ بحیثیت صدر یا نائب صدر کسی شخص کے انتخاب کو باطل قرار دے تو صدر یا نائب صدر کے، جیسی بھی صورت

ہو، عہدے کے اختیارات یا فرائض کے استعمال یا انجام دہی میں، سپریم کورٹ کے فیصلہ کی تاریخ پر یا اس سے پہلے، اس کے کیے گئے افعال اس فیصلہ کی رو سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے۔

(3) اس آئین کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ بذریعہ قانون صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس سے منسلک کسی امر کو منضبط کر سکے گی۔

(4) کسی شخص کی بحیثیت صدر یا نائب صدر انتخاب پر اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اسے منتخب کرنے والی انتخابی جماعت کے ارکان کے مابین کوئی جگہ خالی ہے، چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

72-(1) صدر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کی سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو –

(الف) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا فوجی عدالت دے؛

(ب) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا ایسے جرم کے لیے ہو جو کسی ایسے امر کی بابت قانون کے خلاف ہو جو یونین کے عاملانہ دائرہ اختیار سے متعلق ہو؛

(ج) ان سب مقدمات میں جہاں حکم سزا حکم سزائے موت ہو۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر یونین کی مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کے اس اختیار کو متاثر نہ کرے گا جو اسے قانون نے فوجی عدالت کے دیے ہوئے حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے عطا کیا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی ریاست کے گورنر کے ایسے اختیار کو متاثر نہ کرے گا جسے وہ نافذ الوقت قانون کے تحت حکم

سزائے موت کوملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

یونین کے علاملانہ اختیار کی وسعت۔

73-(1) اس آئین کی توضیعات کے تابع، یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت مندرجہ ذیل تک ہو گی —

(الف) ان امور پر جن کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار ہے؛ اور

(ب) ایسے حقوق، اختیار اور اختیار سماعت کے استعمال پر جن کو بھارت کی حکومت کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کی رو سے استعمال کر سکتی ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ عاملانہ اختیار، سوائے اس کے جس کی اس آئین میں یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون میں صراحت سے توضیع ہو، کسی ریاست میں ان امور سے متعلق نہ ہو گا جن کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کوئی ریاست اور کسی ریاست کا کوئی عہدہ دار یا حاکم اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، ان امور میں جن کے متعلق پارلیمنٹ کو اس ریاست کے لیے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایسے عاملانہ اختیار یا کارہائے منصبی کا استعمال کرتا رہے گا جو ایسی ریاست یا اس کا عہدہ دار یا حاکم اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال کر سکتا تھا۔

وزیروں کی کونسل

صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

74-(1) وزراء کی ایک کونسل، جس کا سربراہ وزیراعظم ہو گا، صدر جمہوریہ کی معاون و مشیر ہو گی جب کہ صدر جمہوریہ اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے وقت اس کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے:

بشر طیکہ صدر وزیروں کی کونسل کو اپنے مشورے پر، خواہ عام طور پر یا دیگر طور پر، دوبارہ غور کرنے کو کہہ سکے گا اور صدر اس طرح دوبارہ غور کے بعد پیش کیے گئے مشورے کے مطابق کارروائی کرے گا۔

(2) اس سوال کی کہ آیا کوئی مشورہ وزیروں نے صدر کو دیا اگر دیا تو کیا مشورہ دیا، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزیروں سے متعلق دیگر توضیعات۔

75-(1) وزیر اعظم کا تقرر صدر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر صدر وزیر اعظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(1الف) وزیروں کی کونسل میں وزیر اعظم سمیت وزیروں کی کل تعداد لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کے 15 فیصد سے زائد نہیں ہو گی۔

(اب) کسی سیاسی جماعت کا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی میعاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ ایسی میعاد کے ختم ہونے کے قبل پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے لیے انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزرا صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(3) وزیروں کی کونسل لوک سبھا کے روبرو اجتماعی طور پر جوابدہ ہو گی۔

(4) کسی وزیر کو اس کا کام شروع کرنے سے قبل، صدر عہدے اور راز داری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس مقصد

سے تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں۔

(5) کوئی وزیر جو متواتر چھ ماہ کی کسی مدت تک پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا رکن نہ ہو، اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(6) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعے تعین کرے اور پارلیمنٹ کے ایسا تعین کرنے تک ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

بھارت کا اٹارنی جنرل۔

76-(1) صدر کسی ایسے شخص کا، جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو، بھارت کے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) اٹارنی جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ حکومت بھارت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جن کے لئے وقتاً فوقتاً صدر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذالوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گئے ہوں۔

(3) اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اٹارنی جنرل کو بھارت کے علاقہ کی سب عدالتوں میں پیروی کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

(4) اٹارنی جنرل اپنے عہدہ پر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا صدر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

77-(1) حکومت بھارت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا صدر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسے احکام اور دیگر نوشتے جو صدر کے اختیار سے صادر اور تکمیل کیے جائیں ایسے طریقے سے مستند کیے جائیں گے جن کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو صدر بنائے گا اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ وہ صدر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) صدر حکومت بھارت کے کاروبار کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور مذکورہ کاروبار وزیروں کے سپرد کرنے کے لیے قواعد بنائے گا۔

× × ×

صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔

78- وزیر اعظم کا فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) صدر کو یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات مہیا کرے جو صدر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر صدر ایسا ضروری خیال کرے تو وزرا کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر جس پر کونسل نے غور نہ کیا ہو۔

باب 2- پارلیمنٹ

عام

پارلیمنٹ کی تشکیل۔

79- یونین کے لیے ایک پارلیمنٹ ہو گی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہو گی جن کو علی الترتیب راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جائے گا۔

راجیہ سبھا کی بناوٹ۔

80- راجیہ سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) بارہ ارکان جن کو صدر فقرہ(3) کی توضیعات کے مطابق نامزد کرے گا؛اور

(ب) ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندے جو دو سو اڑتیس سے زیادہ نہ ہوں گے۔

(2) راجیہ سبھا میں ان نشستوں کی تخصیص، جو ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندوں سے پُر کی جائیں گی، ان توضیعات کے مطابق ہو گی جو اس بارے میں چوتھے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3) وہ ارکان جن کو صدر فقرہ(1) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت نامزد کرے گا ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علم یا عملی تجربہ حاصل ہو، یعنی:-

ادب، سائنس، فن اور سماجی خدمت۔

(4) راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے نمائندوں کا انتخاب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب کیے ہوئے ارکان تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق کریں گے۔

(5) راجیہ سبھا میں یونین علاقوں کے نمائندے اس طریقہ سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کرے۔

لوک سبھا کی بناوٹ۔

81-(1) دفعہ 331 کی توضیعات کے تابع لوک سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) ریاستوں میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ منتخب کیے ہوئے ارکان جو پانچ سو تیس سے زیادہ نہ ہوں گے، اور

(ب) یونین علاقوں کی نمائندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ بیس ارکان جو ایسے طریقہ سے منتخب کیے جائیں گے جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، —

(الف) لوک سبھا میں ہر ریاست کو نشستیں اس طریقہ سے دی جائیں گی کہ اس تعداد اور ریاست کی آبادی میں تناسب، جہاں تک ہو سکے، سب ریاستوں میں یکساں ہو؛ اور

(ب) ہر ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم ہو گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو دی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، پوری ریاست میں یکساں ہو:

بشرطیکہ اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم کی غرض سے کسی ریاست پر نہ ہو گا جب تک اس ریاست کی آبادی ساٹھ لاکھ سے متجاوز نہ ہو جائے۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں یہ متصور ہو گا کہ، —

(i) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) اور اس فقرہ کے شرطیہ فقرہ کی اغراض کے لئے 1971 کی مردم شماری کا حوالہ ہے؛ اور

(ii) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے 2001 کی مردم شماری کا حوالہ ہے۔

ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔

82- ہر مردم شماری کی تکمیل پر لوک سبھا میں ریاستوں کو دی جانے والی نشستوں کی اور ہر ریاست کی علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعۂ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے لوک سبھا میں نمائندگی اس وقت کے موجودہ ایوان کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہو گی:

نیز شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب ایسی تاریخ سے موثر ہو گی جس کی صدر جمہوریہ بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسے مکرر ترتیب کے موثر ہونے تک ایوان کا کوئی انتخاب ایسی ترتیب نو سے پہلے موجود علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس دفعہ کے تحت، —

(i) ریاستوں کو لوک سبھا میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ نشستوں کو مختص کرنے کی؛ اور

(ii) ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔

83-(1) راجیہ سبھا توڑی نہ جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو اس کے ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے ان توضیعات کے مطابق سبکدوش ہو جائیں گے جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے۔

(2) لوک سبھا بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کی معینہ تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور اس پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اس ایوان کے ٹوٹ جانے کا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ نافذ نہ رہنے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

84- کوئی شخص پارلیمنٹ میں نشست کو پُر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) راجیہ سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا اور لوک سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔

85-(1) صدر وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا اجلاس، ایسے وقت اور ایسی جگہ پر جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کرے گا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) صدر وقتاً فوقتاً —

(الف) دونوں ایوانوں کو یا ان میں سے کسی ایک ایوان کو برخاست کر سکے گا،

(ب) لوک سبھا کو توڑ سکے گا۔

صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

86-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق ہو، جو پارلیمنٹ میں اس وقت زیر غور ہو، خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو ایسا پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس

امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

صدر کا خاص خطاب۔

87-(1) لوک سبھا کے ہر عام انتخاب کے بعد کے پہلے اجلاس پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے ہر دو ایوان کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

88- بھارت کے ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو ہر دو ایوان میں، ان ایوانوں کی مشترکہ نشست میں اور پارلیمنٹ کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہو گا، مگر اس دفعہ کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہو گا۔

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

89-(1) بھارت کا نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

(2) راجیہ سبھا، جس قدر جلد ہو سکے، راجیہ سبھا کے کسی رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، راجیہ سبھا کسی دوسرے رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی۔

نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

90- کوئی رکن جو راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ راجیہ سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛اور

(ج) راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد سے، جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو،اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ(ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہو گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔

91-(1)اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو یا اس مدت کے دوران جب نائب صدر، صدر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو،اس عہدہ کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو راجیہ سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا صدر،اس غرض سے تقرر کرے۔

(2)راجیہ سبھا کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس،یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا راجیہ سبھا کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص جس کا تعین راجیہ سبھا کرے، بہ حیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

92-(1)راجیہ سبھا کی کسی نشست کی اس وقت جب نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 91 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر

مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب راجیہ سبھا میں نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس کو راجیہ سبھا میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا لیکن دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اسے ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر ووٹ دینے کا بالکل حق نہ ہو گا۔

لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

93- لوک سبھا جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے دو ارکان کو ترتیب وار اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، کسی دیگر رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔

94- کوئی رکن جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ لوک سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن اسپیکر ہے تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہے تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) لوک سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ، جو اس ایوان کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب بھی لوک سبھا توڑ دی جائے تو اسپیکر اپنا عہدہ لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے پہلے اجلاس کے عین قبل تک خالی نہ کرے گا۔

نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بہ حیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔

95-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اس عہدہ کے فرائض نائب اسپیکر، یا اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو لوک سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) لوک سبھا کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری میں نائب اسپیکر، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اس ایوان کے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ تعین ہو، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص، جس کا تعین وہ ایوان کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

96-لوک سبھا کی کسی نشست کی، اس وقت جب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، اسپیکر یا جب نائب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 95 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب لوک سبھا میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر کو اس ایوان میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہیں ہو گا۔

میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

97- راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا پارلیمنٹ، علی الترتیب قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

پارلیمنٹ کی معتمدی۔

98-(1) پارلیمنٹ کے ہر ایوان کا ایک علیحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشر طیکہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ہر دو ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے صدر، لوک سبھا کے اسپیکر یا راجیہ سبھا کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

99- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

100-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ہر دو ایوانوں کی کسی نشست میں یا ایوانوں کی مشترکہ نشست میں تمام تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا اس شخص کے، جو میر مجلس یا اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

میر مجلس یا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کو ان کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور پارلیمنٹ میں کوئی کارروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، پالیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے کسی اجلاس کی تشکیل پانے کا کورم اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا۔

(4) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو میر مجلس یا اسپیکر یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

101-(1) کوئی شخص پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا رُکن نہ ہو گا اور پالیمنٹ، قانون کے ذریعے یہ توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے،

پارلیمنٹ میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ریاست کی مجلس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے کسی رکن کی نشست فوراً خالی ہو جائے گی اگر وہ —

(الف) دفعہ 102 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) میر مجلس یا اسپیکر کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور میر مجلس یا اسپیکر نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کرے گا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ہر دو ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نا اہلیتیں۔

102-(1) کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدہ کے سوا فائز ہو، جس کی بابت

پارلیمنٹ، نے قانون کے ذریعے قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاترالعقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، یا اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کرلی ہو، یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

103-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 102 کے فقرہ (1) میں مندرج نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے، تو یہ معاملہ فیصلہ کے لیے صدر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے صدر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور ایسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست

104- اگر کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے، قبل اس کے کہ وہ دفعہ 99 کے احکام کے مطابق عمل کرے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے، یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے

کسی قانون کی توضیعات کی روسے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، نشست سنبھالے یا ووٹ دے تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپیہ تاوان کا مستوجب ہو گا جو یونین کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

105-(1) اس آئین کی توضیعات اور پارلیمنٹ کا طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، پارلیمنٹ میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی رکن پارلیمنٹ یا اس کی کسی کمیٹی میں کہی ہوئی کسی بات یا دیے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے اختیار سے اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے، اور ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 15 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رُو سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان یا اس

کی کسی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق پارلیمنٹ کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

106-پارلیمنٹ کے ہر دوایوان کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کو پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

107-(1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 109 اور 117 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتدأ پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 108 اور 109 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو پارلیمنٹ میں زیر غور ہو ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو راجیہ سبھا میں زیر غور ہو اور لوک سبھا سے منظور نہ ہوا ہو، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو لوک سبھا میں زیر غور ہو یا لوک سبھا سے منظور ہو کر راجیہ سبھا میں زیر غور ہو، دفعہ 108 کی توضیعات کے تابع، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔

108-(1)اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے اور دوسرے ایوان میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) دوسرے ایوان سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) دونوں ایوانوں میں اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کے بارے میں بالآخر اختلاف رائے ہو؛ یا

(ج) دوسرے ایوان میں اس بل کے وصول ہونے کی تاریخ سے اس بل کو بلا منظوری کے چھ ماہ سے زیادہ گزر جائیں،

تو بجز اس کے کہ وہ بل لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہو، صدر ایوانوں کو، اگر وہ نشست میں ہوں، پیام کے ذریعہ، اور اگر وہ نشست میں نہ ہوں تو عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، اس بل پر غور وخوض کرنے اور ووٹ دینے کی غرض سے مشترکہ نشست کرنے کے لیے انہیں طلب کرنے کے اپنے ارادہ سے مطلع کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں مذکورہ چھ ماہ کی کسی مدت کا شمار کرنے میں، کسی ایسی مدت کا لحاظ کیا جائے گا جس میں وہ ایوان، جس کا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) میں ذکر ہے، برخاست کیا جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

(3) جب صدر نے فقرہ (1) کے تحت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے ارادے کی اطلاع دی ہو تو ان میں سے کوئی ایوان اس بل پر مزید کارروائی نہ کرے گا، لیکن صدر اپنے اطلاع نامے کی تاریخ کے بعد کسی وقت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اطلاع نامہ میں صراحت کی ہوئی غرض کے لیے طلب کر سکے گا اور اگر وہ ایسا کرے تو حسبہٖ دونوں ایوان اجلاس کریں گے۔

(4) اگر دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست میں وہ بل ایسی ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جن پر مشترکہ نشست میں اتفاق

رائے ہو، دونوں ایوانوں کے ان کل ارکان کی اکثریت سے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں منظور ہو جائے تو اس آئین کی اغراض کے لیے اس کا دونوں ایوانوں سے منظور ہو جانا متصور ہو گا:

بشرطیکہ کسی مشترکہ نشست میں —

(الف) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے کے بعد دوسرے ایوان سے ترمیمات کے ساتھ منظور نہ ہو اور اس ایوان کو، جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، واپس کر دیا گیا ہو تو اس بل میں سوائے ایسی ترمیمات کے (اگر کوئی ہوں) جو اس بل کے منظور ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ضروری ہو جائیں، کسی دوسری ترمیم کی تجویز نہ کی جائے گی؛

(ب) اگر وہ بل اس طرح سے منظور ہوا ہو اور واپس کر دیا گیا ہو، تو اس بل میں صرف ان ترمیمات کی، جن کا اوپر ذکر ہے اور ایسی دیگر ترمیمات کی تجویز کی جائے گی جو ان امور سے متعلق ہوں، جن کی نسبت ایوانوں میں اتفاق رائے نہ ہو،

اور ان ترمیمات کی بابت جو اس فقرہ کے تحت پیش ہونے کے قابل ہوں، صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(5) باوجود اس کے کہ صدر کے ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے انعقاد کے درمیانی عرصہ میں لوک سبھا توڑ دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت ایک مشترکہ نشست منعقد ہو سکے گی اور اس میں کوئی بل منظور کیا جا سکے گا۔

رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔

109-(1) رقمی بل راجیہ سبھا میں پیش نہیں ہو گا۔

(2) رقمی بل لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد راجیہ سبھا میں اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا اور راجیہ سبھا اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ لوک سبھا کو واپس کر دے گی اور لوک سبھا اس کے بعد

راجیہ سبھا کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ، جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی ہو اور جن کو لوک سبھا نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے، ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی بل کو جو لوک سبھا سے منظور ہوا ہو اور راجیہ سبھا کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر لوک سبھا کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے، اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

110-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) بھارت کی حکومت کے رقم ادھار لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو بھارت کی حکومت نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے

فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا بھارت کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کا اجراء یا یونین یا کسی ریاست کے حسابات کی جانچ؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے اس وجہ سے رقمی بل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس میں ردوبدل کرنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر لوک سبھا کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 109 کے تحت راجیہ سبھا کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 111 کے تحت صدر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو لوک سبھا کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی پشت پر تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

111-جب کوئی بل پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا یہ کہ اس کی منظوری روک لی ہے:

بشرطیکہ صدر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایوانوں کو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو دونوں ایوان حسبہ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ، یا بلا ترمیم، مکرر منظور ہو جائے اور صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو، تو صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

112-(1)صدر، ہر مالیاتی سال کی بابت، بھارت کی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کرائے گا۔

(2)سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی —

(الف)ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے—

(الف) صدر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے بھارت کی حکومت ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د)(i) یافت، الاؤنس اور پینشن جو سپریم کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(ii) پینشن جو فیڈرل کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(iii) پینشن جو کسی ایسی عدالت العالیہ کے ججوں کو یا ان سے متعلق واجب الادا ہوں جو بھارت کے علاقہ میں شامل کسی رقبہ کی بابت اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا جو کسی وقت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کے گورنر کے کسی صوبہ میں شامل کسی رقبہ پر اختیار سماعت استعمال کرتی تھی؛

(ہ) یافت، الاؤنس اور پینشن جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو یا اس سے متعلق واجب الادا ہوں؛

(و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(ز) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت آئین ہذا یا پارلیمنٹ قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عائد کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔

113-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور لوک سبھا کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقوم بل۔

114-(1) لوک سبھا کی جانب سے دفعہ 113 کے تحت رقمی بل منظوریاں دیے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لیے درکار ہوں—

(الف) وہ رقمی منظوریاں جو لوک سبھا کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) وہ خرچ جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو پارلیمنٹ میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس سے اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ، کہ

آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت نا قابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 115اور 116 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

115-(1)صدر—

(الف) اگر کوئی رقم جسے کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے ناکافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا زائد خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،

تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا لوک سبھا میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارے اور خرچ یا مطالبے نیز ایسے قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 113،112اور 114 کی توضیعات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ یا اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مطالبہ یا رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

116-(1)اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود لوک سبھا کو اختیار ہو گا کہ —

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 113 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) بھارت کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو،

اور پارلیمنٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2)دفعات 113 اور 114 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ میں سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

117-(1)صدر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 110 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی کوئی توضیع ہو، راجیہ سبھا

میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو، کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کی بابت توضیع محض اس وجہ سے ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے مقامی اغراض کے لیے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس میں رد و بدل کرنے یا اس کو منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ صدر نے اس ایوان سے اس بل پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

118-(1) پارلیمنٹ کا ہر ایک ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور اپنے کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد کے بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو، اس آئین کے نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور ایسی تطبیق کے تابع جو ان میں راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، کرے، پارلیمنٹ سے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) صدر، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر سے

صلاح کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشستوں اور ان کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

(4) دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست کی صدارت لوک سبھا کا اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص کرے گا جس کا تعین فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ کیا جائے۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

119- پارلیمنٹ، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے دفعہ 118 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قاعدہ یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو پارلیمنٹ کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہو گی۔

120-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ میں کاروبار ہندی یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر ہندی یا انگریزی میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد یہ دفعہ اس طرح نافذ ہو گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گئے ہوں۔

پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔

121-پارلیمنٹ میں کوئی بحث، سپریم کورٹ یا عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویہ کے بارے میں نہ ہو گی سوائے اس کے کہ وہ صدر کو ایسی عرض داشت پیش کرنے کے بارے میں کسی تحریک پر ہو جس میں کسی جج کو یہاں بعد میں مندرجہ توضیع کے بموجب علیحدہ کرنے کی استدعا ہو۔

پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔

122-(1) پارلیمنٹ میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس میں آئین کی رو سے یا اس کے تحت پارلیمنٹ میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب3

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔

123-(1) اگر صدر اس وقت کے سوا، جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں، جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے آرڈی نینس کو وہی نفوذ اور اثر حاصل ہو گا جو پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈی نینس—

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور پارلیمنٹ کے مکرر اجلاس کرنے سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس

مدت کے منقضی ہونے سے قبل دونوں ایوان اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار دادیں منظور کریں تو ان قرار دادوں میں سے دوسری قرار داد کے منظور ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛اور

(ب)صدر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح۔جب پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3)جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈی نینس میں ایسی توضیع ہو جس کے وضع کرنے کی پارلیمنٹ اس آئین کے تحت مجاز نہ ہو تو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

(4)حذف۔

باب4
یونین کی عدلیہ

سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔

124-(1)بھارت کی ایک سپریم کورٹ ہو گی جو بھارت کے اعلیٰ جج اور جب تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس سے زیادہ تعداد مقرر نہ کرے سات[1] دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی۔

(2)سپریم کورٹ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ[2] [دفعہ 124الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری

---

1 اب تیس ہیں۔دیکھئے ایکٹ 11 بابت 2009 دفعہ 2: 5 فروری 2009ء سے۔

2 آئین (نناوے ویں ترمیم)ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے)''سپریم کورٹ یا ریاستوں کی عدالت ہائے عالیہ کے ایسے ججوں سے صلاح کے بعد کرے گا جنہیں صدر اس غرض سے ضروری تصور کرے''الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر۔2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کمیشن کی سفارش پر کرے گا]اور وہ پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

[1]☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[2][بشرطیکہ]

(الف) کوئی جج، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) کوئی جج اس طریقہ سے جس کی فقرہ(4) میں توضیع ہے، اس کے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا۔

(2الف) سپریم کورٹ کے کسی جج کی عمر کا تعین ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(3) کوئی شخص سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور—

(الف) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر پانچ سال تک جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم

1۔ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''پہلا شرطیہ فقرہ حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ترمیم سے قبل یہ درج ذیل تھا۔

''بشرطیکہ اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرری کی صورت میں بھارت کے اعلیٰ جج سے ہمیشہ صلاح کی جائے گی''۔

2۔ آئین (ننانوے ویں ترمیم)ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''مزید شرط یہ ہے کہ ''الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر،2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو؛یا

(ج)صدر کی رائے میں ایک ممتاز قانون داں نہ ہو۔

تشریح 1-اس فقرہ میں ''عدالت العالیہ'' سے ایسی عدالت العالیہ مراد ہے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت استعمال کرتی تھی۔

تشریح 2-اس فقرہ کی اغراض کے لیے اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص ایڈوکیٹ رہا ہو، ہر ایسی مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی ایسے عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو جو ضلع جج کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

(4)سپریم کورٹ کے جج کو اپنے عہدے سے اس وقت تک علاحدہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ ثابت شدہ بد اطواری یا ناقابلیت کی بنا پر ایسی علاحدگی کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کی تائید سے، جو موجود ہوں اور رائے دیں، صدر کو ایسے اجلاس میں عرض داشت پیش ہونے پر صدر حکم صادر نہ کرے۔

(5)پارلیمنٹ فقرہ (4) کے تحت عرض داشت پیش کرنے اور کسی جج کی بد اطواری یا ناقابلیت کی تفتیش اور ثبوت کا طریق کار قانون کے ذریعہ منضبط کرسکے گی۔

(6)ہر شخص جس کا تقرر سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(7) کوئی شخص جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن۔

124الف۔ (1) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے نام سے موسوم ایک کمیشن ہو گا جو مندرجہ ذیل سے مل کر بنے گا، یعنی:۔

(الف) بھارت کا اعلیٰ جج، چیر پرسن، بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) بھارت کے اعلیٰ جج سے ٹھیک بعد کے سپریم کورٹ کے دو دیگر سینئر جج، اراکین، بہ اعتبار عہدہ؛

(ج) قانون اور انصاف کا مرکزی وزیر انچارج؛ رکن، بہ اعتبار عہدہ؛

(د) وزیر اعظم، بھارت کے اعلیٰ جج اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما یا جہاں حزب اختلاف کا ایسا کوئی رہنما نہیں ہے، وہاں سب سے بڑے واحد حزب اختلاف پارٹی کے رہنما سے مل کے بننے والی کمیٹی کے ذریعہ نامزد کیے جانے والے دو ممتاز اشخاص، اراکین؛

بشرطیہ کہ ممتاز اشخاص میں سے ایک ممتاز شخص، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، اقلیت یا خواتین میں سے نامزد کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ممتاز شخص تین برسوں کی مدت کے لیے نامزد کیا جائے گا اور دوبارہ نامزدگی کا اہل نہیں ہو گا۔

(2) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے کسی عمل یا کارروائی پر محض اس بنا پر سوال نہیں اٹھایا جائیگا یا اسے ناجائز قرار نہیں دیا جائے گا کہ کمیشن میں کوئی جگہ خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی خامی ہے۔

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) شامل۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسو سی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کمیشن کے کارہائے منصبی۔

124ب۔ قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مندرجہ ذیل فرائض ہوں گے،۔

(الف) بھارت کے اعلیٰ جج سپریم کورٹ کے ججوں، عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور عدالت ہائے عالیہ کے دیگر ججوں کے طور پر تقرری کے لیے اشخاص کی سفارش کرنا؛

(ب) عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کا ایک عدالت العالیہ سے کسی دیگر عدالت العالیہ میں تبادلہ کرنے کی سفارش کرنا؛اور

(ج) یہ یقینی بنانا کہ جس شخص کی سفارش کی گئی ہے، وہ لائق اور دیانت دار ہے۔

قانون بنانے کا پارلیمنٹ کا اختیار

124ج۔ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ بھارت کے اعلیٰ جج اور سپریم کورٹ کے دیگر ججوں وعدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کے تقرری کے ضابطے کو منضبط کر سکے گی اور کمیشن کو ضوابط کے ذریعہ اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی، تقرری کے لیے اشخاص کے انتخاب کا ضابطہ اور ایسے دیگر معاملوں کے لیے، جو اس کے ذریعہ ضروری خیال کیے جائیں، کے ضابطے بنانے کے لیے اختیار دے سکے گی۔]

ججوں کی یافت وغیرہ۔

125-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو اتنی یافتیں دی جائیں گی جن کا تعین پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسی مراعات اور الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور وظیفہ پینشن کی بابت ایسے حقوق کا جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی مراعات، الاؤنسوں اور حقوق کا مستحق ہوگا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کی نہ تو مراعات میں اور نہ الاؤنسوں اور رخصت غیر حاضری یا پینشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسا ردوبدل کیا جائے گا جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔

126-جب بھارت کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب اعلیٰ جج، غیر حاضری کے سبب سے دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے ناقابل ہو تو اس عہدے کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

ایڈہاک ججوں کا تقرر۔

127-(1) اگر کسی وقت سپریم کورٹ کے ججوں کا کورم عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا جاری رکھنے کے لیے پورا نہ ہو تو ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے بھارت کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر] صدر کی ماقبل منظوری سے اور متعلقہ عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی عدالت العالیہ کے کسی ایسے جج کی جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو اور جسے اعلیٰ جج نامزد کرے، ایڈہاک جج کی حیثیت سے اتنی مدت کے لیے، جو ضروری ہو، عدالت کے اجلاسوں میں شرکت کی تحریری استدعا کرسکے گا۔

(2) اس طرح نامزد کیے ہوئے جج کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے عہدہ کے دیگر فرائض پر ترجیح دے کر سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں اس وقت اور اس مدت کے لیے، جس میں اس کی

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) بھارت کا اعلیٰ جج الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا والے معاملے، اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

شرکت در کار ہو، شریک ہو اور جب وہ اس طرح شریک رہے تو اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی اور وہ اس کے فرائض انجام دے گا۔

سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پینشن پانے والے ججوں کی شرکت۔

128-اس باب میں کسی امر کے باوجود، ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن] کسی وقت، صدر کی ماقبل منظوری سے، کسی شخص سے جو سپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ پر مامور رہا ہو یا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو، سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص، جس سے ایسی استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا، جن کا صدر حکم کے ذریعے تعین کرے اور اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی لیکن اس کا دیگر طور سے اس عدالت کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے اس عدالت میں جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے کی رضامندی دے۔

سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔

129-سپریم کورٹ ایک نظیری عدالت ہو گی جس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کا اعلیٰ جج'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

سپریم کورٹ کا صدر مقام۔

130- سپریم کورٹ دہلی میں یا کسی ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر اجلاس کرے گی جن کا تعین بھارت کا اعلیٰ جج، صدر کی منظوری سے وقتاً فوقتاً کرے۔

سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔

131-اس آئین کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بہ اخراج کسی دیگر عدالت کے کسی ایسے تنازعہ میں اختیار سماعت بہ صیغہ ابتدائی حاصل ہو گا —

(الف) جو بھارت کی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

(ب) جو ایک طرف بھارت کی حکومت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زیادہ دیگر ریاستوں کے درمیان ہو، یا

(ج) جو دو یا زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

اگر اور جس حد تک کہ تنازعہ میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو (خواہ وہ قانونی ہو یا واقعاتی) جس پر کسی حق قانونی کا وجود یا اس کی وسعت منحصر ہو:

بشرطیکہ مذکورہ اختیار سماعت کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول وقرار، قول، سند یا اس قسم کے دیگر نوشتے سے پیدا ہونے والے تنازعہ سے متعلق نہ ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کیا گیا ہو یا جس کی تکمیل کی گئی ہو اور جس کا نفاذ ایسی تاریخ نفاذ کے بعد جاری رہا ہو یا جس میں توضیع ہو کہ مذکورہ اختیار سماعت کسی تنازعہ سے متلق نہ ہو گا۔

131الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیارِ سماعت۔

132-(1) بھارت کے علاقہ میں عدالت العالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم سے، چاہے وہ دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ہو یا

دوسری کارروائی میں، سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہو گی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

× × × × ×

(3) جب ایسا صداقت نامہ دیا جائے تو مقدمہ کا کوئی فریق اس بنا پر کہ کوئی ایسا مسئلہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے، غلط طور پر فیصل پایا ہے، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرسکے گا۔

تشریح۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''حتمی حکم''میں وہ حکم شامل ہے جس سے ایک ایسے امر تنقیح طلب کا فیصلہ ہو جائے جس کا فیصلہ اگر اپیل کنندہ کے حق میں ہو تو وہ اس مقدمہ کے حتمی تصفیہ کے لیے کافی ہو گا۔

دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

133-(1) بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت العالیہ کی کسی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہو گی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کرے کہ —

(الف) مقدمہ میں عام اہمیت کا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے؛اور

(ب) عدالت العالیہ کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کا سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔

(2) دفعہ 132 میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ میں فقرہ (1) کے تحت اپیل کرنے والا کوئی فریق ایسے موجبات اپیل میں سے ایک عذر کے طور پر یہ اصرار کرسکے گا کہ آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کا غلط فیصلہ ہوا ہے۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود کوئی اپیل، بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، عدالت العالیہ کے منفرد جج کے فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر نہیں ہو گی۔

فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

134-(1) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہو گی اگر عدالت العالیہ نے —

(الف) کسی ملزم کے حکم برأت کو اپیل میں منسوخ کر کے اس کو سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ب) اپنے زیر اختیار کسی عدالت سے کسی مقدمہ کو خود اپنے روبرو تجویز کرنے کے لیے واپس لے لیا ہو اور ایسی تجویز میں ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ج) دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کی ہو کہ مقدمہ سپریم کورٹ میں قابل اپیل ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کوئی اپیل ایسی توضیعات کے، جو دفعہ 145 کے فقرہ (1) کے تحت اس بارے میں کی جائیں اور ایسی شرائط کے تابع جن کو عدالت العالیہ قائم یا لازم کرے، پیش ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو بھارت کی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف اپیل کو قبول اور سماعت کرنے کے مزید اختیارات ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع عطا کر سکے گی، جن کی صراحت ایسے قانون میں کی جائے۔

سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔

134الف۔ ہر عدالت العالیہ، جو دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) میں محولہ فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کرتے یا دیتے وقت، —

(الف) اگر وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے، اپنی ایما پر کر سکتی ہے؛ اور

(ب) اگر اسے ایسے فریق ناراض کی یا اس کی جانب سے ایسا فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کیے جانے یا دیے جانے کے بعد زبانی درخواست کی جائے،

تو عدالت العالیہ اس طرح صادر کرنے یا دینے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اس امر کا تعین کرے گی کہ آیا اس مقدمہ میں دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔

135- تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، سپریم کورٹ کو بھی کسی ایسے امر کے متعلق جس پر دفعہ 133 یا دفعہ 134 کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے اگر اس امر کے متعلق اختیار سماعت اور اختیارات فیڈرل کورٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی موجودہ قانون کے تحت استعمال کر سکتی تھی۔

سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔

136-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں بھارت کے کسی علاقہ میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ، ڈگری، تصفیہ، حکم سزا یا حکم کے خلاف اپیل کرنے کے اپنے اختیار تمیزی سے خاص اجازت دے سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، تصفیہ، حکم سزا یا حکم پر نہ ہوگا جسے مسلح افواج کے متعلق کسی قانون سے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کوئی عدالت یا ٹریبونل صادر کرے یا دے۔

سپریم کورٹ کے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔

137- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات یا دفعہ 145 کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے تابع سپریم کورٹ کو اپنے صادر کیے ہوئے کسی فیصلہ یا دیے ہوئے حکم کی تجویز ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔

138-(1) سپریم کورٹ کو یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ عطا کرے۔

(2) سپریم کورٹ کو کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو بھارت کی حکومت اور کوئی ریاست کی حکومت خاص اقرار نامہ کے ذریعہ عطا کرے، اگر پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کے ایسے اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کرنے کے بارے میں توضیع کرے۔

سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔

139-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے، سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے فقرہ(2) کی متذکرہ اغراض کے سوا دوسری اغراض کے لیے ہدایات، احکام یا رِٹ جس میں حاضری ملزم، تاکیدی، امتناعی، اظہار اختیار اور مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کسی کے اجرا کرنے کا اختیار عطا کرسکے گی۔

بعض مقدمات کی منتقلی۔

139الف۔(1) جب سپریم کورٹ اور ایک یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ یا دو عدالت ہائے عالیہ یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ میں ایسے مقدمات زیر غور ہوں جن کے قانونی سوالات ٹھوس طور پر ایک ہی نوعیت کے ہوں اور سپریم کورٹ خواہ اپنی ایماپر یا بھارت کے اٹارنی جنرل یا ایسے کسی مقدمہ کے کسی فریق کی درخواست پر مطمئن ہو جائے کہ ایسے سوالات عام اہمیت کے ٹھوس سوالات ہیں تو سپریم کورٹ عدالت العالیہ یا عدالت ہائے عالیہ سے ایسا مقدمہ یا ایسے مقدمات واپس لے کر خود اس پر یا ان پر فیصلہ دے گی:

بشرطیکہ سپریم کورٹ مذکورہ قانونی سوالات کے فیصلے کے بعد اس طرح واپس لیے گئے کسی مقدمہ کو، جس کے ساتھ اس کے فیصلے کی ایک نقل ہو گی، اس عدالت العالیہ کو واپس بھیجے گی جس سے یہ لیا گیا تھا اور عدالت العالیہ اس کی وصولی کے بعد ایسے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نپٹانے کی کارروائی کرے گی۔

(2) اگر سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھے تو وہ کسی ایسے مقدمے، اپیل یا دیگر

کار روائی کو جو کسی عدالت العالیہ کے زیر غور ہو، کسی دوسری عدالت العالیہ کو منتقل کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔

140-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو ایسے زائد اختیارات، جو اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں اور جو اس آئین سے یا اس کے تحت عطا کیے ہوئے اختیار سماعت کو زیادہ موثر طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، عطا کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔

141-بھارت کے علاقہ میں تمام عدالتیں سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کی پابند ہوں گی۔

سپریم کورٹ کی ڈگریوں اوراحکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔

142-(1) سپریم کورٹ، اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ایسی ڈگری صادر کر سکے گی یا ایسا حکم دے سکے گی جو اس کے روبرو زیر غور کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں پورا انصاف کرنے کے لیے ضروری ہو اور ایسی صادر کی ہوئی کوئی ڈگری یا ایسا دیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ میں ایسے طریقہ سے، جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیا جائے اور اس بارے میں اس طرح حکم وضع ہونے تک ایسے طریقہ سے جو صدر حکم کے ذریعہ مقرر کرے، قابل نفاذ ہو گا۔

(2) اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بھارت کے پورے علاقہ سے متعلق کسی شخص کو حاضر کرانے یا دستاویزات کے انکشاف کرنے یا پیش کرنے یا خود اس کی اپنی کسی توہین کی تفتیش یا سزا دینے کی غرض سے کسی حکم کی توضیع کرنے کے تمام اور ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔

143-(1) اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایسی نوعیت اور ایسی عام اہمیت کا کوئی قانونی یا واقعاتی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے جس پر سپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا قرین

مصلحت ہے تو وہ اس مسئلہ کو اس عدالت سے غور کرنے کے لیے رجوع کر سکے گا اور عدالت ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی صلاح صدر کو بھیج سکے گی۔

(2) صدر دفعہ 131 کے شرطیہ فقرہ میں کسی امر کے باوجود، اس شرطیہ فقرہ میں متذکرہ قسم کے تنازعہ کو سپریم کورٹ کو صلاح کے لیے رجوع کر سکے گا اور سپریم کورٹ ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی رائے صدر کو بھیجے گی۔

سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔

144- بھارت کے علاقہ میں سارے سول اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کریں گے۔

144 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 5 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت کے قواعد وغیرہ۔

145-(1) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ وقتاً فوقتاً صدر کی منظوری سے، عدالت کا طریق کار اور ضابطہ عام طور سے منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی جن میں شامل ہوں گے —

(الف) قواعد ان اشخاص کے بارے میں جو عدالت کے روبرو وکالت کرتے ہوں؛

(ب) قواعد اپیلوں کی سماعت کے ضابطہ اور اپیلوں سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں اپیلیں داخل کی جاتی ہیں؛

(ج) قواعد حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے عدالت میں کارروائی سے متعلق؛

(ج ج) قواعد دفعہ 139 الف کے تحت عدالتی کارروائی سے متعلق؛

(د) قواعد دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت اپیلیں قبول کرنے سے متعلق؛

(ہ) قواعد ان شرائط سے متعلق، جن کے تابع عدالت کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی ہو سکے گی اور ایسی تجویز ثانی کے ضابطہ سے متعلق، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں ایسی تجویز ثانی کی درخواستیں داخل ہونی ہوں؛

(و) قواعد عدالت میں کسی کارروائی کے اور اس کے ضمن میں خرچہ سے متعلق اور ان فیسوں سے متعلق، جو اس میں کارروائی کی نسبت عائد کی جائیں گی؛

(ز) قواعد ضمانت منظور کرنے سے متعلق؛

(ح) قواعد التوا کارروائی سے متعلق؛

(ط) قواعد، جن میں کسی ایسی اپیل کے سرسری تصفیہ کے لیے حکم درج ہو جو عدالت کو بے بنیاد یا ایذا رساں یا تاخیر کرنے کی غرض سے داخل کی ہوئی معلوم ہو؛

(ی) قواعد ان تحقیقات کے ضابطہ سے متعلق، جن کا دفعہ 317 کے فقرہ (1) میں حوالہ ہے۔

(2) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع، اس دفعہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد میں ججوں کی کم سے کم ایسی تعداد کا تعین ہو سکے گا جو کسی غرض کے لیے اجلاس کریں گے اور منفرد ججوں اور ڈویژن عدالتوں کے اختیارات کی بابت توضیع ہو سکے گی۔

(3) ان ججوں کی کم سے کم تعداد پانچ ہو گی جو کسی ایسے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جس میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ شامل ہو یا دفعہ 143 کے تحت کسی استصواب کی سماعت کی غرض سے اجلاس کریں گے:

بشرطیکہ جب دفعہ 132 کے سوا اس باب کی دوسری توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت پانچ ججوں سے کم پر مشتمل ہو اور اپیل کی سماعت کے دوران عدالت مطمئن

ہو جائے کہ اپیل میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی ایسا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا فیصلہ اپیل کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو ایسی عدالت اس مسئلہ پر رائے لینے کے لیے اس عدالت سے استصواب کرے گی جو کسی ایسے مقدمہ کا، جس میں ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو، فیصلہ کرنے کے لیے اس فقرہ کے بموجب قائم کی گئی ہو اور رائے کے ملنے پر ایسی رائے کے مطابق اپیل کا تصفیہ کرے گی۔

(4) سپریم کورٹ کا ہر فیصلہ صرف کھلی عدالت میں صادر ہو گا اور دفعہ 143 کے تحت کوئی رپورٹ نہ بھیجی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی رائے کے مطابق ہو جس کا اظہار بھی کھلی عدالت میں کیا گیا ہو۔

(5) سپریم کورٹ کوئی بھی فیصلہ اور کوئی ایسی رائے نہ دے گی سوائے اس کے کہ ان ججوں کی اکثریت کو اس سے اتفاق ہو جو مقدمہ کی سماعت کے وقت موجود ہوں لیکن اس فقرہ میں کسی امر کا، اس جج کو جو اس سے متفق نہ ہو، اختلافی فیصلہ یا رائے دینے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا۔

سپریم کورٹ کے عہدہ دار، ملازم اور مصارف۔

146-(1) سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقررات، بھارت کے اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت دے:

بشرطیکہ صدر، قاعدہ کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قاعدہ میں کی جائے، کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی عدالت سے متعلق نہ ہو عدالت سے متعلقہ کسی عہدہ پر، سوائے اس تقرر کے جو یونین پبلک سروس کمیشن سے صلاح کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو بھارت کا اعلیٰ جج یا عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو بھارت کا اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک وہ یافت، الاؤنسوں، رخصت یا پینشن سے متلق ہوں، صدر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) سپریم کورٹ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہو گا اور عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقمیں اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

تعبیر۔

147-اس باب اور حصہ 6 کے باب 5 میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی کہ اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (بشمول کسی ایسے قانون کے جو اس ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتا ہو) یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم بہ اجلاس کونسل یا کسی حکم یا بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947 یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالے شامل ہیں۔

باب 5

بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل

بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل۔

148-(1) بھارت کا ایک کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ہو گا جس کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ کرے گا اور اس کو صرف ایسے ہی طریقہ اور ویسے ہی وجوہ کی بنا پر عہدہ سے علاحدہ کیا جائے گا جیسے کہ سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جس کا بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے تقرر ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے کے قبل صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق

جواس غرض کے لیے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(3) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی یافت اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی ہوں گی جو دوسرے فہرست بند میں تعین کی گئی ہیں:

بشرطیکہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی نہ تو یافت میں اور نہ رخصت غیر حاضری، پینشن یا سبکدوشی کی عمر سے متعلق اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد کوئی ایسی تبدیلی کی جائے گی جو اس کے نا موافق ہو۔

(4) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اپنے عہدہ سے ہٹ جانے کے بعد بھارت کی حکومت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید عہدہ کے لیے اہل نہ ہو گا۔

(5) اس آئین اور پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، بھارتی آڈٹ اور اکاؤنٹ محکمہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کی شرائط ملازمت اور کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے انتظامی اختیارات ایسے ہوں گے جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل سے صلاح کے بعد صدر کے بنائے ہوئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے جائیں۔

(6) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس دفتر میں ملازمت کرنے والے اشخاص کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔

149- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل یونین اور ریاستوں اور کسی دیگر حاکم یا جماعت کے حسابات کے متعلق ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور اس بارے میں

اس طرح توضیع ہونے تک یونین اور ریاستوں کے حسابات کے متعلق وہ ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کو ترتیب وار بھارت کی ڈومینین اور صوبوں کے حسابات کے متعلق عطا کیے گئے تھے یا جن کو وہ استعمال کر سکتا تھا۔

یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔

150-یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ کے مطابق رکھے جائیں گے جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی صلاح سے صدر مقرر کرے۔

آڈٹ کی رپورٹیں۔

151-(1)یونین کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) کسی ریاست کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں اس ریاست کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔